استفتاء

ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں، پہلی نے اصرار کیا کہ دوسری کو طلاق دو، اس نے دوسری کو سمجھا رکھا تھا کہ میں تمہیں فون کروں گا تم نے فون ہولڈ پر لگا دینا ہے اور میری بات نہیں سننی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا، اس نے فون تو دوسری بیوی کو ملایا، اس نے ہولڈ پر لگا دیا، شوہر نے بغیر اس کو مخاطب کئے، نسبت کئے، نام لئے، نیت کئے تین بار یہ کہا کہ میں نے تم کو طلاق دی۔

شوہر کہتا ہے کہ میرے لئے تو ایسے تھا کہ میں ایک دیوار سے بات کر رہا ہوں چونکہ دوسری کو طلاق دینے کا تصور بھی مجھے نہیں تھا، محض پہلی کو دھوکہ دینا تھا۔ مذکورہ صورت میں اگر شوہر کا بیان درست ہو تو طلاق ہوئی؟؟

سائل

محمد ارشاد صاحب

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۰۴۸/۸۸

مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

اگر سوال میں ذکر کردہ صورت درست ہے اور واقعۃً شوہر نے طلاق سے بچنے کے لئے مذکورہ صورت اختیار کی تھی اور شوہر کے فون کرنے پر دوسرے بیوی نے ہولڈ کا بٹن دبا کر فون ہولڈ پر کر دیا تھا اور شوہر کی آواز اس کو نہیں پہنچی اور شوہر کا ''تم'' کے لفظ سے مقصود اس بیوی کو خطاب کرنا بھی نہیں تھا (بلکہ بیوی کے علاوہ کسی اور چیز مثلاً دیوار وغیرہ کو ذہن میں رکھ کر خطاب کیا) اور نہ ان الفاظ سے اس بیوی کو طلاق دینے کی نیت تھی تو ایسی صورت میں جبکہ بیوی کو طلاق دینے کی نیت کے بغیر اور اس کو مخاطب بنائے بغیر تین طلاق کے الفاظ بولے تو دیانۃً یہ طلاق واقع نہیں ہوئی، نیز سوال کے مطابق چونکہ دوسری بیوی کو پہلے سے شوہر نے بتا دیا تھا کہ وہ طلاق سے بچنے کیلئے یہ طریقہ اختیار کرے گا تو اس کے لئے اس کے ساتھ رہنا جائز ہے۔

لیکن اگر شوہر کا مقصود ان الفاظ ''میں نے تم کو طلاق دی'' سے اسی بیوی کو خطاب کرنا تھا اور اس بیوی کو تین طلاق کے الفاظ بولے تو اس پر تین طلاقیں واقع ہو کر حرمتِ مغلظہ ثابت ہو گئی (جبکہ رخصتی ہو چکی ہو)۔

واضح رہے کہ پہلی بیوی کا دوسری بیوی کو ناحق طلاق دلوانے کی کوشش کرنا جیسا کہ عموماً ہمارے معاشرے میں ہوتا ہے یہ شرعاً ناجائز اور سخت گناہ ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۳ رجمادی الثانیہ ۱۴۴۰ھ
۹ رفروری 2019ء

الجواب صحیح
بندہ [signature]
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۳ رجمادی الثانیہ ۱۴۴۰ھ
۹ رفروری 2019ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۳/۶/۱۴۴۰ھ
09-02-2019

الجواب صحیح
[signature]
۳/۶/۱۴۴۰ھ

مفتی دارالعلوم کراچی

مفتی دارالعلوم کراچی

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۰۶۸/۸۸
۱۴۴۰/۶/۵
۲۰۱۹/۲/۱۰